سب سے بڑا جادو

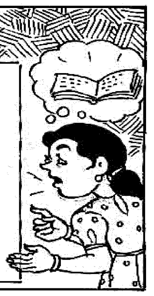

ثنا اسد

F-97، سیکٹر 7، جسولہ وہار، نئی دہلی-110025

۱۰سالہ خدیجہ کاظمی اگرچہ پانچویں کلاس کی طالبہ ہیں، لیکن انہیں بچوں کے رسائل اور کہانیوں کی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے اور دوسرا شوق اپنے بڑے بھائی تحسین سے بحث کرنا۔ اب بھی دونوں بہن بھائی جادو پر بحث کر رہے تھے۔

”سب سے بڑا جادو، کالا جادو ہے اور بنگال میں یہ جادو کرنے والے بہت ہیں“ تحسین نے کہا تو خدیجہ نے فوراً اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے کہا ”غلط بالکل غلط سب سے بڑا جادو تو وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولتا ہے۔ میں نے ایک رسالے میں ایک کہانی پڑھی تھی۔ ’جادوئی کتاب‘ اس کتاب کا جادو یہ تھا کہ اسے پڑھنا نہیں پڑتا تھا بلکہ یہ کتاب خود ہی بولتی تھی۔ مثلاً وہ اپنے صفحات میں چھپی ہوئی کہانیاں بچوں کو سناتی تھی۔ کہانی کی اس کتاب کے مصنف کے مطابق جب وہ یہ کتاب لکھ رہا تھا تو اس کے قلم پر نیلے جادو کا اثر ہو گیا تھا اور کتاب کا ہر لفظ بولنے لگا تھا۔“

”یہ سچی کہانی نہیں ہے۔ یوں بھی کہانیوں اور کتابوں میں سب کچھ سچ نہیں ہوتا“ تحسین نے دلیل پیش کی تو خدیجہ نے نیم ناراضگی کے ساتھ کہا ”واہ تحسین بھائی! آپ کا کالا جادو سچ، لیکن میری جادوئی کتاب جھوٹ یہ دوہرا پیمانہ بھی خوب ہے۔“

اس بحث کو سن کر خدیجہ کے چچازاد بھائی محسن جو کل ہی اپنی ممی اور ابو کے ساتھ عید منانے کے لیے سعودی عرب سے ہندوستان آئے تھے، تحسین اور خدیجہ کی بحث میں شامل ہو گئے۔ انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا ”ارے بھئی! کون سے جادو پر بحث ہو رہی ہے۔ ذرا ہم بھی تو سنیں۔“

”محسن بھائی! دراصل بحث کا موضوع جادو ہے۔“ خدیجہ نے وضاحت کی تو محسن نے کہا ”ہم لوگ سعودی عرب میں تو جن، بھوت، کالا جادو، پیلا جادو اور دیگر بدعقائد کو نہیں مانتے۔ ہم لوگ تو انبیائے کرامؑ کے سچے قصے اور قرآن پاک، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کتابیں پڑھتے ہیں۔ البتہ سائنس فکشن بھی ضرور پڑھتے ہیں۔ بچوں کے ٹی وی سیریل بھی دیکھتے ہیں۔“

”لیکن ہمارے ہندوستان میں تو بچے جن بھوت، پریوں، دیوؤں اور چھوٹا بھیم وغیرہ کی کہانیاں ہی پڑھتے ہیں۔ البتہ ہم لوگ حضرت آدمؑ، حضرت

ابراہیمؑ ، حضرت موسیٰؑ ، حضرت عیسیٰؑ ،حضرت یعقوبؑ ،حضرت یوسفؑ اورحضرت یحییٰؑ کے سچے قصے بھی پڑھتے ہیں۔'' تحسین کی یہ بات سن کر خدیجہ نے فوراً محسن سے سوال کیا۔''محسن بھائی! حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بھی میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ فرعون کے دربار میں بھی جادوگر تھے اور حضرت موسیٰ کا عصا ان جادوگروں کی شعبدہ بازیوں یا جادوگری کے کارناموں کو سانپ بن کر نگل جاتا تھا۔ لہٰذا کیا جادو کے وجود سے انکار کیا جاسکتا ہے؟''

''خدیجہ! یہ صحیح ہے کہ آج بھی بڑے بڑے جادوگر موجود ہیں،لیکن ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے معجزات اہم اور طاقتور ہیں۔اسی لیے حضرت موسیٰؑ کو چونکہ اللہ تعالیٰ کی حمایت حاصل تھی لہٰذا دنیا کے جادوگر ان کے روبرو ناکام ثابت ہوئے۔''

لیکن اپنے چچازاد بھائی کی دلیل سن کر تحسین نے فوراً کہا''محسن بھائی! ہمارے شہر میں ہر سال ضلع صنعتی وزراعتی نمائش لگتی ہے جس میں چڑیا گھر،کھیل تماشے، تھیٹر، سرکس اور جادوگر بھی آتے ہیں۔ میں نے بھی جادوگروں کے کئی حیرت انگیز کارنامے دیکھے ہیں۔ مثلاً وہ چیزوں کو غائب کردیتے ہیں۔انسان کے جسم کو آری سے کاٹ دیتے ہیں اور پھر کچھ دیر بعد وہ انسان صحیح سالم ہمارے سامنے آکر کھڑا ہوجاتا ہے۔اس لیے جادو یا ہاتھ کی صفائی ،نظر بندی اور شعبدہ بازی کا وجود تو ہے،لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سب جادو بے اثر ہوجاتے ہیں،لیکن عام طور پر جادوگر اپنے کمالات کامیابی سے دکھلاتے ہیں اور میلوں ونمائشوں میں اپنے شو کرکے لاکھوں روپے کماتے بھی ہیں۔ کیونکہ ان جادوگروں کے کارنامے دیکھنے کے لیے ہر ایک کو معقول رقم دے کر ٹکٹ خریدنا ہوتا ہے۔''

''لیکن تحسین اور خدیجہ ! جادو صرف ساحروں یعنی جادوگروں کے ہی پاس نہیں ہوتا بلکہ فطرت کی آغوش میں بھی جادو ہے۔ دریاؤں، پہاڑوں، آبشاروں، صحراؤں، میدانوں اور باغات وگلزاروں میں بھی جادو ہوتا ہے۔قلم میں بھی جادو ہوتا ہے۔اسی لیے بچوں اور بڑوں کے لیے دلچسپ کہانیاں اور ناول

لکھنے والے اردو کے مشہور فکشن نگار کرشن چندر کو قلم کا جادوگر کہا جاتا ہے۔ معروف شاعر اور فلمی نغمہ نگار ساحر لدھیانوی نے جن کا اصلی نام عبدالحئی تھا، اپنا تخلص ساحر رکھا تھا۔ کچھ لوگوں کی باتوں میں تو کچھ لوگوں کی چال ڈھال میں جادو ہوتا ہے۔ بعض اساتذہ کے طریقِ کار میں یعنی پڑھانے کے انداز میں جادو ہوتا ہے۔ موسیقی اور اداکاری میں جادو ہوتا ہے۔''

''محسن بھائی! کچھ کتابوں میں بھی جادو ہوتا ہے۔ ان کا ایک ورق پڑھ کر قاری پھر ساری کتاب ایک ہی نشست میں پڑھنے کے لیے بے تاب ہو جاتا ہے۔ شخصیات میں بھی جادو ہوتا ہے، مصوری، کوزہ گری، فنِ تعمیر، رقص، نغمگی، مجسمہ سازی اور تقریر وتحریر میں بھی جادو ہوتا ہے۔ عمارتوں میں بھی جادو ہوتا ہے، مثلاً تاج محل کا جادو ہر سال لاکھوں سیاحوں کو دنیا کے مختلف ممالک سے کھینچ کر آگرہ لے آتا ہے۔ کشیدہ کاری، ملبوسات، زیورات اور بناؤ سنگار میں بھی جادو ہوتا ہے۔'' تحسین کی یہ بات سن کر محسن میاں نے اثبات میں سر ہلایا۔

دریں اثنا جہاں ان تینوں بچوں میں بحث ہو رہی تھی وہاں محسن کے والد احسن صاحب بھی آ گئے۔ انھوں نے آتے ہی سوال کیا ''بچو! آخر آپ تینوں کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟''

''انکل! ہماری بحث کا موضوع جادو ہے۔ ابھی تک ہم تینوں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دنیا کی ہر شے میں جادو ہے۔'' خدیجہ کی یہ بات سن کر احسن انکل نے کہا ''اگر آپ تینوں اس نتیجے پر پہنچ ہی چکے ہیں تو اب بحث ختم کر دیجیے۔''

''انکل ابھی بحث کا اہم ترین اور آخری سوال باقی ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ اگر دنیا میں جادو ہے تو سب سے بڑا جادو کون سا ہے۔'' تحسین کی یہ بات سن کر احسن صاحب نے دریافت کیا ''تحسین میاں! آپ کے خیال میں سب سے بڑا جادو کون سا ہے؟''

''انکل میں کالا جادو کو سب سے بڑا جادو سمجھتا ہوں۔'' تحسین کا جواب سننے کے بعد احسن صاحب نے یہی سوال خدیجہ سے کیا تو انھوں نے کچھ شرماتے ہوئے کہا ''انکل! میرے خیال میں سب سے بڑا جادو کتابوں اور کہانیوں کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس لیے میں کتابیں پڑھنے کی شوقین ہوں۔''

''محسن! آپ کی نظر میں سب سے بڑا جادو کیا ہے؟'' اپنے والد کا سوال سن کر محسن نے سر جھکا کر جواب دیا ''ابو! میری نظر میں سب سے بڑا جادو قدرتی حسن میں ہے۔'' ان کا جواب سن کر احسن صاحب مسکرا کر بولے۔ ''بچو! آپ لوگوں نے اپنے اپنے حساب سے جواب دیے، لیکن یاد رکھیے سب سے بڑا جادو علم وہنر میں ہے جن کی مدد سے کسی کو بھی متاثر کیا جا سکتا ہے۔''

□□□

□□□